



## عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمعہ کے دن منبر پر سورہ النحل پڑھی جب سجدہ کی آیت آئی تو منبر پر سے اترے اور سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی سجدہ کیا

ربیع بن عبداللہ بن یدیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمعہ کے دن منبر پر سورہ النحل پڑھی، جب سجدہ کی آیت آئی تو منبر پر سے اترے اور سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی سجدہ کیا دوسرے جمعہ کو پھر یہی سورت پڑھی جب سجدہ کی آیت آئی تو کہنے لگے: ”لوگو! یقیناً ہم آیات سجود سے گزرتے ہیں تو جس نے سجدہ تلاوت کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں“، عمر رضی اللہ عنہ نہ سجدہ نہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرض نہ کیا، البتہ اگر قاری چاہے (تو کر لے)“

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نہ جمعہ کے دن منبر پر سورہ النحل پڑھی جب سجدہ کی اس آیت: ﴿وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ، يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ قَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ {”یقیناً آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں“} (سورہ نحل: 49-50) پر پہنچے تو اترے اور سجدہ کیا، اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا، یعنی منبر پر سے اترے اور زمین پر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ زمین پر سجدہ کیا پھر جب دوسرا جمعہ آیا تو اس کی تلاوت کی، یعنی سورہ النحل کی تلاوت کی اور جب سجدہ پر پہنچے، یعنی جب سجدہ کی آیت پڑھی اور لوگ سجدہ کے لئے تیار ہو گئے، عمر رضی اللہ عنہ نہ سجدہ نہ کیا اور انہیں سجدہ کرنے سے روک دیا جیسا کہ مؤطا کی روایت میں ہے کہ: لوگ سجدہ کے لئے تیار ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نہ کہتا تم اپنی اپنی حالت پر برقرار رہو، اللہ تعالیٰ نے اسے ہم پر فرض نہ کیا مگر یہ کہ ہم (از خود سجدہ کرنا) چاہیں اور انہوں نے سجدہ نہ کیا اور لوگوں کو بھی سجدہ کرنے سے روک دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نہ کہتا: اے لوگو! جب ہمارا گزر سجدہ کی آیت پر سے ہو تو پھر جس نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں یعنی ہم سجدہ کی آیات کو پڑھتے ہیں تو جو کوئی سجدہ کرے اس نے سنت کو پا لیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نہ سجدہ نہ کیا، اس چیز کو بیان کرنے کے لئے کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے سجدہ فرض نہیں کیا مگر جب ہم چاہیں، یعنی اس کو ہمارے اوپر واجب نہیں کیا مگر یہ کہ ہم سجدہ کرنا چاہیں تو کریں اور اگر ہم نہ کرنا چاہیں تو سجدہ نہ کریں اور ایک روایت میں ہے: اے لوگو! ہمیں سجدہ کا حکم نہیں دیا گیا ہے تو خلاصہ یہ ہے کہ یہ اثر امیرالمؤمنین سے منقول ہے جسے انہوں نے دورانِ خطبہ تمام صحابہ کی موجودگی میں کہا تھا اور ان میں سے کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا چنانچہ یہ عدم مخالفت پر دلالت کرتا ہے اور ایسی صورت میں صحابی کا قول حجت ہوگا، بالخصوص جب وہ صحابی خلیفہ راشد ہوں جو کہ سنت کی اتباع کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، اور چون کہ یہ صحابہ کی موجودگی میں ہوا اس لیے یہ اجماع قرار پائے گا



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

